65572-کیا نماز تراویح جماعت کے ساتھ ادا کی جائیں یا اکیلے ؟ اور کیا رمضان میں قرآن کریم ختم کرنا بدعت ہے ؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار کے علاوہ اکیلے نماز تراویح ادا کی ہے اسی طرح اکیلے ادا کرنا مندوب ہے ، تو کیا یہ بات صحیح ہے ؟
میں نے یہ بھی سنا ہے کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بدعت ہے ؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا ، کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

رمضان المبارک میں نماز تراویح اور قیام باجماعت بھی مشروع ہے ، اور اکیلے بھی مشروع ہے ، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا اکیلے نماز تراویح ادا کرنے سے افضل ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی راتیں صحابہ کرام کو باجماعت قیام کروایا ہے .

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتیں صحابہ کرام کو قیام کروایا ، اور جب تیسری یا چھوتی رات تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نہ نکلے ، اور جب صبح ہوئی تو فرمایا :

"میں تمہاری طرف اس لیے نہیں نکلا کہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تم پر فرض نہ کر دیا جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1129).

اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں :

لیکن میں اس سے ڈرا کہ تم پر رات کی نماز فرض کی دی جائے اور تم اسے ادا کرنے سے عاجز رہو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (761).

لہذا نماز تراویح کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے ، اور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے تسلسل کے ساتھ جماعت نہ کروانے کا سبب اور مانع بھی ذکر کر دیا ، وہ یہ کہ کہیں فرض نہ کر دی جائے ، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے یہ خوف اور خدشہ زائل ہو چکا ہے ، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو وحی منقطع ہو گئی ، تو اس طرح اس کی فرضیت کا خدشہ جاتا رہا .

لہذا جب علت جو کہ فرض ہونے کا خدشہ اور خوف تھا وہ وحی منقطع ہو جانے سے زائل ہو چکی تو اس وقت اس کی سنت واپس پلٹ آئے گی .

دیکھیں : الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (78/4).

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اوراس میں ہے کہ : رمضان المبارک کا قیام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے ہے، قیام کرنا مرغوب ومندوب ہے، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی چیز کا احیا کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھی اوران کی رضا تھی، اوراس قیام پر مواظبت سے منع صرف اس لیے کیا گیا کہ کہیں امت پر فرض نہ ہوجائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بڑے نرم اور خیر خواہ تھے.

جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معلوم کیا اورانہیں یہ معلوم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد فرائض میں نہ تو کمی کی جاسکتی ہے، اور نہ ہی زیادتی، توانہوں نے لوگوں کے لیے اس کا احیا کیا اور لوگوں کو قیام کرنے کا حکم دیا، اور یہ دس ہجری میں تھا، یہ سب اللہ تعالی کا ان پر فضل وکرم تھا.

دیکھیں : التمھید (8/108–109).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام نماز تراویح باجماعت بھی اوراکیلے بھی ادا کرتے رہے، حتی کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کردیا.

عبدالرحمن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں رمضان المبارک کی ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مسجد نبوی گیا تو لوگ متفرق اور تقسیم تھے، کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، اور کوئی شخص نماز پڑھارہا تھا اوراس کے پیچھے کچھ لوگ نماز ادا کررہے تھے، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کردیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اور پھر انہوں نے اس کا عزم کرتے ہوئے سب لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے جمع کردیا، پھر میں ایک اور رات میں نکلا تو لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز ادا کررہے تھے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے : یہ بدعت اچھی ہے، اور جو لوگ اس سے سوئے ہوئے ہیں وہ قیام کرنے والوں سے افضل ہیں یعنی رات کے آخری حصہ میں قیام کرنے والے اور لوگ رات کے شروع میں قیام کرتے تھے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1906).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے قول "یہ اچھی بدعت ہے" سے بدعت کو جائز قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

رمضان المبارک کا قیام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مسنون کیا ہے، اورانہیں کئی راتیں باجماعت نماز تراویح پڑھائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مبارک میں لوگ باجماعت اور اکیلے بھی قیام کیا کرتے تھے، لیکن ایک جماعت پر مدامت نہیں کی گئی تاکہ ان پر فرض نہ کی دی جائے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو شریعت میں استقرار پیدا ہوچکا تھا.

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے کردیا جنہوں ان کے حکم سے لوگوں کی جماعت کروائی، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں، جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میری اور میرے بعد خلفاء راشدین المھدیین کی سنت پر مظبوطی سے عمل کرو، اوراسے دانتوں سے پکڑو" یعنی داڑھ سے، کیونکہ اس میں زیادہ قوت ہے، اوران کا یہ فعل سنت ہے، لیکن ان کا یہ کہنا کہ : یہ بدعت اچھی ہے، کیونکہ یہ لغوی بدعت ہے، کیونکہ انہوں نے وہ کام کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہیں کرتے تھے، یعنی اس طرح ایک امام پر جمع ہونا، اور یہ شریعت میں سے سنت ہے"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (22/234–235).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21740) اور (45781) کے جواب ضرور دیکھیں.

دوم :

رمضان المبارک میں نماز میں یا بغیر نماز کے قرآن مجید کی تلاوت کر کے ختم کرنا بہت اچھا کام ہے، جبریل امین علیہ السلام ہر رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، اور جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس سال رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبار انہوں نے قرآن مجید کا دور کیا.

اس کا بیان سوال نمبر (66504) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.